سوال

شت زنی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ی ہوں اور کچھ عرصہ سے ایک عادت بد مشت زنی میں بتلا ہوگیا ہوں اور بعض دفعہ میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا ہے اور میں شرمندگی بھی محسوس کرتا ہوں حالانکہ میں نمازیں بھی پابندی سے ادا کرتا ہوں ۔ اسے چھوڑنا بھی چاہتا ہوں لیکن پھر بھی ترک نہیں کرتا ۔ میری صحیح راہنمائی فرمائیں کہ کیا شریعت میں اس کی کوئ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

، عادت بد کا آپ نے ذکر کیا ہے ، یہ شرعاً بالکل حرام ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قد أفلح المؤمنون ١ الذين هم في صلاتهم خشعون ٢ والذين هم عن اللغو معرضون ٣ والذين هم للزكوة فعلون ٤ والذين هم لفروجهم حفظون ٥ إلا على أزوجهم أو ما ملكت أيمنهم فإنهم غير ملومين ٦ فمن ابتغى وراء ذلك فأولئك هم العادون ٧ ... سورة المؤمنون

یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی (1) جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں (2) جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں (3) جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں (4) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں (5) بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں (6) اس کے سوا کچھ اور چا

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے آدمی کی مدح کی ہے جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی خواہش کو پورا کرنے کا کوئی غیر شرعی طریقہ اختیار نہیں کرتا ۔ اللہ تعالیٰ نے خواہش کو پورا کرنے کے لیے دو جائز مقامات کا ذکر کیا ہے ، ایک بیوی اور دوسری باندی ۔ اور پھر فرمایا : "ان کے علاوہ کوئی اور ر

ثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

، الإمام الشافعي رحمه الله ومن وافقه على تحريم الاستمناء باليد بهذه الاية الكريمة { وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ٥ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ } قال فهذا الصنيع خارج عن هذين القسمين "(تفسیر ابن کثیر 3/264)

للہ علیہ نے اور جنھوں نے ان کی موافقت کی ہے اس آیت کریمہ (جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ماسوائے اپنی بیویوں اور باندیوں کے) سے استدلال کیا ہے کہ مشت زنی حرام ہے اس لیے کہ یہ عمل ان دونوں قسموں (بیوی ، باندی) سے خارج ہے ۔ "

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"فلا يَحِلُّ العَمَلُ بِالذَّكَرِ إلا في الزوجة أو في ملك اليمين ، ولا يَحِلُّ الاستمناء والله اعلم "(احکام القرآن للشافعی ص : وکتاب الام 5/129)

ندی کے سوا شرمگاہ کا استعمال حلال نہیں ۔ اور نہ ہی مشت زنی حلال ہے ۔ "

زیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

ت مالكا عن الرجل يجلد عميرة ، فتلا هذه الآية وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ......)"

(احکام القرآن لابی بکر ابن العربی 3/1310 وتفسیر قرطبی 12/71)

ہ اللہ علیہ سے مشت زنی کرنے والے آدمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی (جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔ ۔ ۔) ۔ "

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"اعلم أنه لا شك في أن آية { قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ } [المؤمنون : 1] هذه التي هي (فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ) تدل بعمومها على منع الاستمناء باليد المعروف ، بجلد عميرة ، ويقال له الخضخضة ، لأن من تلذذ بيده حتى أنزل منيه بذلك ، قد ابتغى وراء ما أحله الله ، فهو من العادين بنص هذه الآية الكريمة "(اضواء البیان 0

ہے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سورۃ مومنون کی مذکورہ آیت کریمہ اپنی عمومیت کے اعتبار سے مشت زنی جو جلد عمیرہ کے نام سے معروف ہے اور اسے خضخضہ بھی کہا جاتا ہے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے ۔ اس لیے کہ جس شخص نے اپنے ہاتھ سے لذت حاصل کی حتیٰ کہ اس طرح اس کی منی نکل آئی تو اس ۔

زید فرمایا :

"وهذا العموم لا شك أنه يتناول بظاهره ناكح يده ، وظاهر عموم القرآن لا يجوز العدول عنه إلا لدليل من كتاب ، أو سنة يجب الرجوع إليه ، أما القياس المخالف له فهو فاسد الاعتبار "(اضواء البیان 5/771)

ئی شبہ نہیں کہ یہ عموم اپنے ظاہری اعتبار سے مشت زنی کرنے والے کو شامل ہے اور قرآن کے ظاہر سے اس وقت تک نکلنا جائز نہیں جب تک کتاب وسنت میں کوئی ایسی دلیل موجود ہو جس کی طرف لوٹنا واجب ہو ۔ بہر حال جو قیاس اس کے مخالف ہو تو اسے فاسد سمجھا جائے گا ۔ "

ہ اور ائمہ محدثین رحمۃ اللہ علیہ کی ان توضیحات سے واضح ہوگیا کہ مشت زنی حرام اور حدود اللہ سے تجاوز کرنا ہے لہذا اس عادت بد سے اجتناب کرنا چاہیے ۔ جہاں شرعاً یہ اسلام ہے طبی طور پر اس کے بڑے بڑے نقصانات ہیں یہ کئی امراض کا سبب بنتی ہے اس سے نظر کی کمزوری بھی آتی ہے اور مردمی امتیازات بھی

نكم الباءة فليتزوج ، فإنه أغض للبصر ، وأحصن للفرج ، ومن لم يستطع فعليه بالصوم ، فإنه له وجاء "

(صحیح بخاری کتاب النکاح (5066) صحیح مسلم کتاب النکاح 2/1019 (1400)

وانوں کی جماعت جو تم میں سے اسباب نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ شادی کرے یہ نگاہ کو پست رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے کے لیے ہے اور جسے نکاح کی طاقت نہ ہو ، وہ روزے رکھے ۔ یہ اس کے لیے خصی کرنا ہے ۔ "

ے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی اپنی شہوت کی تسکین کے لیے نکاح جیسے پاکیزہ فعل کی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ انسان کو خصی کر دیتا ہے یعنی اس کی شہوت کو توڑتا ہے ان شاء اللہ جو آدمی اس علاج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ضرور شفا بخشے گا اور اپنی شرمگاہ کی حف

ن یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ أضمن لہ الجنۃ))

(شرح السنۃ باب حفظ اللسان 14،313 صحیح بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان (6474) وکتاب المحاربین باب فضل من ترک الفواحش 6807 ترمذی کتاب الزہد باب ما جاء فی حفظ اللسان (2408) احمد 5/333 (2416) بیہقی 8/116) ابن حبان (5701) طبرانی (5960)

، زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

ا اس نبوی نسخہ پر عمل پیرا ہو کر زبان و شرمگاہ کی حفاظت کر کے جنت کے حصول کے لیے کوشاں ہونا چاہیے اور بدکردار لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے سے اجتناب کیا جائے۔ اچھے افراد کی مجلس اختیار کی جائے جہاں نیکی اور تقویٰ کی گفتگو ہو تاکہ وساوس شیطانی سے اجتناب کیا جا سکے جو شخص اس عادت خبیثہ کو ترک :

ریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

عن أسامۃ بن شریک قال: قالت الأعراب: یا رسول اللہ ألا نتداوی، قال: نعم یا عباد اللہ تداووا فإن اللہ لم یضع داء إلا وضع لہ شفاء"

(ترمذی کتاب الطب (2045) الادب المفرد (291) ابوداود کتاب الطب (3855) ابن ماجہ کتاب الطب (3436) مسند حمیدی (824) طبرانی کبیر (469) مسند طیالسی (1232) بیہقی 9/343 شرح السنۃ (3226)

للہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم علاج نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اے اللہ کے بندو علاج کرو یقیناً اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کے لیے شفا بھی رکھی ہے۔"

رہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ما أنزل اللہ داء إلا أنزل لہ شفاء" (بخاری کتاب الطب (5678)

لی نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کے لیے شفاء بھی اتاری ہے۔"

لہذا کسی صحیح و اچھے طبیب سے رابطہ کر کے دوا بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ فٹ پاتھوں پر بیٹھے ہوئے جاہل و فراڈیے قسم کے لوگوں سے اجتناب کیا جائے یہ لوگ نوجوان نسل کو بگاڑنے میں بہت آگے نکل چکے ہیں۔ علاج کروانے کے لیے وہ دوائیں استعمال کی جائیں جو حرام نہ ہوں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

کتاب الادب۔ صفحہ نمبر 579 جلد 2

محدث فتویٰ